اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۲) مطبوعہ ۱ جون سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد ([illegible])

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ ۱عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک عسہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عسہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائے گی +

ایڈیٹوریل

یہودیوں نے اُسے (پلاطوس کو) جواب دیا کہ۔ ہم شریعت والے ہیں۔ اور ہماری شریعت کے مطابق وہ قتل کے لائق ہے۔ کیونکہ اُس نے آپ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا ہے + یوحنا ۱۹-۷ +

یہودیوں نے۔ جو نہایت ہوشیار اور سمجھ دار لوگ تھے مگر مذہبی جوش میں مغلوب تعصب ہو کر مسیح کے سخت دشمن اور درپے آزار ہو رہے تھے۔ اُس کو ملکی و مذہبی ہر دو طریق پر مجرم ٹھہرانے کے لئے دو طرح کے الزام اُس پر قایم کئے: پولٹیکل الزام اُس پر یہہ عاید کیا کہ "اِسے ہم نے قوم کو بہکاتے اور قیصر کو محصول دینے سے منع کرتے۔ اور اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتے پایا"۔ لوقا ۲۳-۲۔ اور پلاطوس سے کہا کہ "اگر تو اس مرد کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے تئیں بادشاہ ٹھہراتا ہے۔ وہ قیصر کا مخالف ہو کے بولتا ہے"۔ یوحنا ۱۵-۱۲ +

پلاطوس نے اس بے بنیاد الزام کی تحقیقات کی۔ اور یسوع کو بُلا کے پوچھا "کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟" تو اُس نے صاف جواب دیا کہ "میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں۔ اگر میری بادشاہت اِس جہان کی ہوتی۔ تو میرے نوکر لڑائی کرتے۔ تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ پر میری بادشاہت یہاں کی نہیں ہے"۔ یوحنا ۱۸-۳۶ پس پلاطوس سمجھ گیا۔ کہ مسیح کیسا بادشاہ ہے۔ اور باہر جاکے یہودیوں سے کہا۔ کہ "میں اُس کا کچھ قصور نہیں پاتا"۔ پلاطوس کی زیادہ تحقیقات کرنے۔ اور اِس پولٹیکل جرم کا [illegible] دینے میں تساہل و پس و پیش کرتا ہوا خیال کر کے [illegible] الزام پر یہودیوں نے اُس کو متوجہ کیا۔ جو اگرچہ [illegible] امر ہونے کے قوم یہود سے متعلق تھا۔ مگر علی العموم [illegible] اور اشتعالک پیدا کرنے کے باعث امن عامہ [illegible] مادہ فساد پیدا کرنے والا تھا: یہودیوں کو اپنی شریعت کے مطابق کسی مجرم کفر گوئی کو سزائے موت دینے کا اُس وقت اختیار نہ تھا۔ ورنہ مسیح کو احبار ۲۴ باب ۱۶ آیت کے حکم کے مطابق سزا دیتے۔ جیسا لکھا ہے۔ "جو خداوند کے نام [illegible] جان سے مارا جائیگا۔ ساری جماعت اُسے سنگسار کرے گی۔ خواہ وہ مسافر ہو۔ یا دیسی ہو۔ جب اُس نے [illegible] پر کفر کہا۔ تو وہ ضرور جان سے مارا جائے گا"۔ [illegible] کہ "اُس نے آپ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا"۔ وہ جانتے [illegible] اپنے کو اُس معنی سے خدا کا بیٹا نہیں کہتا۔ جس [illegible] میں اسرائیل اور ایماندار لوگوں کو خدا کا بیٹا کہا [illegible] کو بنی اللہ خطاب دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اُن اعلیٰ [illegible]

اپنے کو ابن اللہ کہتا ہے جس سے وہ خدا۔ اور خدا کے برابر ٹھہرتا ہے۔ اور بیشک مسیح خداوند کا بھی اپنے کو ابن اللہ کہنے میں یہی مطلب تھا کیونکہ اگر وہ اپنی نسبت اُن عام معنوں میں اس لفظ کو استعمال کرتا۔ اور یہودی غلط فہمی سے اُس کو ایسا کرنے سے مجرم کفر سمجھتے کہ وہ موسوی شریعت کی رو سے واجب القتل ٹھہرے۔ تو وہ یقیناً اُنہیں اس مہلک غلطی سے بچانے کے لئے صاف کہتا کہ میں اُس معنے سے جو بدرجہ کفر پہنچے۔ اور مجھ کو خدا۔ یا خدا کے برابر کر سکتے ہیں۔ ہرگز خدا کا بیٹا نہیں ہوں۔ تب شریعت قتل کا فتویٰ اُس پر کبھی نہ دیتی۔ لیکن وہ اپنے دعویٰ انا الحق پر قائم رہا۔ اور موسوی شریعت کے مطابق سنگسار نہیں مگر مصلوب ہوا۔ یہہ کیسی عجیب بات ہے! کیا یہودی۔ جو شریعت والے تھے اپنی شریعت کے مطابق مسیح کو واجب القتل ٹھہرانے میں حق بجانب تھے۔ اور مسیح جس نے اپنے کو ابن اللہ کہنے کے جرم میں سزائے موت اُٹھائی حق بجانب نہ تھا؟ ہم اس فیصلہ کو جس کو پلاطوس نہ کر سکا۔ اور نہ جانا۔ کہ "حق کیا ہے" ہر ایک طالب حق کی رائے پر چھوڑتے ہیں +

"مسیح خدا کا بیٹا ہے" یہی بات یہودیوں کے ٹھوکر کھا کر گرنے کا باعث ہوئی۔ اور یہی اب بھی بہتوں کے لئے ٹھوکر کھلانے والا پتھر" اور ٹھیس لانے والی چٹان" ہے۔ یہہ کیسے تعجب کی بات ہے۔ کہ باوجود انجیلی صاف و صریح بیانات کے لوگ یہہ کہنے کی جرأت کرتے کہ مسیح نے ہرگز ابن اللہ اپنے کو نہیں کہا۔ جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں۔ اور ہم بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے۔ کہ وہ انجیلی مسیح سے واقف نہیں مگر کسی اور مصنوعی مسیح کو۔ یا اُس کی خیالی تصویر کو مسیح سمجھتے ہیں؟ کیا یہہ حیرت کا مقام نہیں ہے۔ کہ پلاطوس جو ایک بت پرست شخص تھا۔ یہہ سنکر ڈر گیا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ مگر سردار کاہنوں اور بزرگوں کو کچھ خوف محسوس نہوا۔ اور زیادہ زور سے چلائے "اُسے صلیب دو۔" "اُسے صلیب دو؟" ہم یہاں انسان کی مختلف طبیعتوں پر "مسیح ابن اللہ" الفاظ کا کیسا مختلف اثر نمایاں دیکھتے ہیں۔ یہہ الفاظ کسی کو پلاطوس کی مانند ڈراتے۔ کسی کو مثل قوم یہود گراتے۔ اور کسی کو مسیحیوں کی طرح نجات بخش قدرت رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں +

ہم نہیں جانتے کہ ہندوستانیوں کی یہہ غلطی کب اور کیونکر رفع ہوگی۔ جو وہ اس ملک میں مشنری کام کی نسبت رکھتے ہیں کہ مشنری لوگ یہاں کے مردوں اور عورتوں کو بہلا پھسلا کر۔ اور انہیں سبز باغ دکھا کر دام تزویر میں پھنسا لیتے۔ اور انہیں عیسائی بناتے ہیں۔ اور باوجودیکہ بقول اُنہیں کے "عیسائی مشنریوں کی کارروائیاں بچہ بچہ جانتا ہے" تو بھی وہ اُن کو فریب اور دہوکھہ باز سمجھتے ہیں۔ اور اُن کاموں کو۔ جو وہ بنی آدم کے جسم و روح کی بہتری کیلئے کرتے۔ پولیٹیکل خطرہ اور خیر خواہی گورنمنٹ کے لباس میں پیش کرکے چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ اُن مفید عام مشنری کارروائیو کو روک دے۔ ۲۴ مئی کے اخبار عام میں بصیغہ کمیونی کیٹیڈ پشاور میں شہر کے اندر ایک مشنری زنانہ ہسپتال قایم ہونے کی نسبت ایک مضمون لکھا ہے جس کا راقم سرحدی قوموں کی تالیف قلوب کیلئے گورنمنٹ پنجاب کو صلاح دیتا ہے کہ وہ اس کام کو روک دے۔ راقم مضمون نے پشاور کی سرحدی اقوام کو متعصب جاہل۔ پرجوش اور ذرا سی بات پر کٹ مرنے والا لکھکر اپنا خوف اور ساتھہ ہی اپنا تعصب و جہالت اور جوش مذہبی اُن اقوام سے کچھ بھی بڑھکر ظاہر کیا ہے جس میں سے ہم تھوڑا سا بیان لکھکر دکھانا چاہتے کہ اس قسم کے گورنمنٹ کے دوست نما دشمن در پردہ مسیحی مشنری کاموں کو روک دینے میں اپنی طینت کا کیسا اظہار کرتے اور مسیحیت پر الزام لگانے کے لئے کیسے بیباک حملے کر رہے ہیں؟ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ خداوند فرماتا ہے "میں کام کروں گا۔ کون ہے جو اُس میں ہرج کرے؟" ہم مذکورہ کمیونیکیشن کو ناظرین نورافشاں کے لئے درج کرتے ہیں۔ تاکہ وہ معلوم کریں کہ راقم مضمون کو مشنری کام کی نسبت بہت خیالی سے کہاں تک تعلق ہے؟

کمیونی کیٹیڈ

پشاور کا بلحاظ ایک ٹھیک سرحدی مقام ہونے کے اور بلحاظ اس کے کہ اس کی دیوار بدیوار وہ خطہ ہے اور اُس میں وہ اقوام آباد ہیں۔ جو بڑے درجہ کی متعصب۔ جاہل۔ پرجوش اور ذرا سی بات پر کٹ کر مر جانے والی ہیں۔ گورنمنٹ کی تالیف قلوب کا سب سے بڑھکر مورد ہونا ضروری ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کی فیاضی۔ گورنمنٹ کی بے تعصبی اور گورنمنٹ کی پالسی اس ضرورت کو ابتدا سے پورا کر رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اس کی نظریں بھی ہم کو ملتی رہتی ہیں۔ لیکن تاہم اکثر ایسے امور پیش آجاتے ہیں کہ جب تک ان کی توضیح اور تشریح گورنمنٹ کی خدمت میں باادب نہ کیجائے گورنمنٹ بوجہ عدم واقفیت کے اُن کے انسداد سے باز رہتی ہے جسکا نتیجہ اکثر خوفناک صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اور اسی وجہہ سے ہر ایک ایسے شخص کا جو اپنے آپ کو اپنی مادر مہربان ملکہ معظمہ حضور قیصر ہند کا سچا وفادار نمک حلال اور امن پرور رعیت سمجھتا ہو فرض ہے کہ جہاں تک ہوسکے گورنمنٹ کو ایسے امور سے مطلع کرتا رہے جو اسکی دانست میں باعث خلل امن عامہ ہوں: لہذا نہایت ادب سے صرف بنظر قیام امن و بہبودی رعایا و گورنمنٹ ذیل کا "واقع" گذارش کیا جاتا ہے:۔

پشاور میں شہر کے اندر عیسائی مشنریوں نے ایک زنانہ ہسپتال قایم کرنے کا ارادہ کیا جس کے بنیادی پتھر رکھنے کے واسطے ۱۰۔ اپریل کا دن انعقاد جلسہ کے واسطے قرار پایا۔ نوٹس میں لکھا گیا کہ تمام معززین و شرفائے پشاور و حکام سرکاری معہ کمشنر صاحب کے تشریف لاویں گے۔ اور کمشنر صاحب کی میم صاحبہ بنیادی پتھر رکھینگی +

اس نوٹس پر شہر میں تہلکہ مچ گیا اور نہایت اضطراب سے اُن حکام سرکاری معززین و شرفا کی شمولیت جلسہ کا انتظار ہوا۔ جس کا ذکر نوٹس میں کیا گیا تھا۔ لیکن یہاں اہل اسلام میں سے بجز مفتی داؤد صاحب (مقتول حال) اور اہل ہنود میں سے ایک صاحب کے عمائد شہر میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ تھا۔ بلکہ اسکی مخالفت میں اس قدر

جوش پھیلا کہ کئی ہزار باشندگان شہر اس کے مخالف جمع ہوئے۔ پشاور میں اب تک کوئی ایسی ہو منت نہ کی گئی تھی۔ لہذا باشندگان شہر کے واسطے یہہ بالکل ایک نئی بلکہ انوکھی بات تھی عیسائی مشنریوں کی کارروائیاں بچہ بچہ جانتا ہے۔ یہہ ہسپتال کا بنیادی پتھر نہ تھا۔ بلکہ صلیب کے وعظ کا ستون تھا چنانچہ پادری صاحب نے برسر جلسہ کہدیا تھا کہ ہماری غرض روحانی تعلیم سے ہے۔ جس کا پورا کرنا اس طور پر ہمارا مقصود ہے ۔

ہر ایک ذی فہم اور صاحب عقل بخوبی جانتا ہے کہ پشاور کی دیوار بدیوار اس قدر تیز ڈائنامیٹ کے کوٹھے بھرے ہوئے ہیں جن کو آگ نہیں بلکہ ایک ذراسی رگڑ لگ جانا ہی ایک کوہ شگاف زلزلوں کا باعث ہے۔ ابھی تک عمائدین و شرفائے شہر پشاور ہی میں تشویش پھیلی ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ عنقریب اس آگ کی لپیٹ اُن غیر اقوام میں نہ جا پہنچے جہاں خدانخواستہ یہہ کچھ اور رنگ لائے ۔

عمائدین شہر پشاور نے اپنی وفاداری کا ثبوت اس طرح دیا کہ حسب ضابطہ اور باقاعدہ طور پر ایک ڈیپوٹیشن انکا لاہور میں ہمارے بیدار مغز عدل گستر خیر اندیش رعایا و گورنمنٹ حضور سر ڈینس فٹز پٹرک صاحب بالقابہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام معاملہ بذریعہ ایک میموریل کے حضور انور کے گوش گذار کیا اور جیسا کہ اُن معززین وفا خواہان گورنمنٹ کو امید تھی حضور پرنور نے نہایت تسلی بخش جواب دیا اور جیسا اہل پنجاب کو ابھی اس قلیل عرصہ میں اپنے منصف مزاج اور دور اندیش رعایا پرور اور رحمدل فرمانروا کی نیک نیتی اور قابلیت کے متعدد ثبوت مل چکے ہیں۔ یقین واثق ہے کہ اس میموریل کا نتیجہ اہالیان پشاور کے حسب مراد نکلیگا ۔ پشاور میں اب تک مشنری لیڈیوں کی طرف سے بہت سخت خوفناک بے اعتدالیاں ہوتی رہی ہیں۔ کئی ایک نابالغ لڑکیاں پھسلا کر اُن کے ولیوں سے جدا کر کے اور کئی ایک مستورات ان کے خاوندوں سے جعل و فریب سے اور آزادی مطعون کے سبز باغ دکھلا کر جدا کر کے عیسائی کر لی گئی تھیں۔ جو شور ان حرکات پر خاص شہر پشاور میں مچا اور جو ناخوشی غیر اقوام میں پھیلی اور غیر علاقوں میں جو تہلکہ مچا اُس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ معاملے نے بہت خوفناک صورت پکڑی لیکن
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ۔

صاحب پولیٹکل ایجنٹ و حکام ضلع نے عین مصلحت اور دور اندیشی کی کہ اُن تمام مستورات اور نابالغ لڑکیوں کو اُنکے وارثوں کو واپس دلایا جس سے بہت سے خطرے دب گئے ۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا عین منشا ہے کہ غیر اقوام سرحد اس کی اسی طرح دوست رہیں جیسی کہ خاص اس کی رعایائے ہند۔ جو کچھ گورنمنٹ کو اب تک فائدہ ان سے ہوا ہے وہ سر اسر عیاں ہے اور جو جو فوائد گورنمنٹ ان سے حاصل کرنا چاہتی ہے اور جن کے حاصل ہونے کی امید ہے اور جو کہ ان مشنریوں کی دوستی سے ہزار ہا گنا مفید اور بہتر ہیں وہ جب ہی حاصل ہو سکتے ہیں کہ گورنمنٹ اُن وحشیوں کی تالیف قلوب میں مثل سابق اب بھی پہلو تہی نہ کرے کیونکہ گورنمنٹ کو بھی بہت سی ضروریات ہیں۔ جو دن بدن ثابت ہوتی جاتی ہیں اور ان کا دفعیہ گورنمنٹ کی اُسی پالسی کے اختیار میں ہے جو کہ اُس نے اب تک اختیار کی ہے ۔

واقعی حضور لفٹنٹ گورنر کی مصلحت اندیشی اور رموز ملکی انصاف پسندی رعایا پروری اور دانشمندی سے یہی مقتضی ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں اُن مشنریوں کے مقابلہ میں بمصداق "دشمن دانا بہ از دوست نادان" حضور جو بات مذکورہ بالا پر خیال فرما کر وہی فیصلہ کریں گے جس سے غیر اقوام سرحد خصوصاً اور عمائدین و معززین شہر پشاور پر گورنمنٹ کی بے تعصبی اور نیک نیتی امن دوستی اور رعایا پروری سب بڑھکر ثابت ہو جائیگی۔ کیا معنی کہ غیر اقوام اپنی جہالت کی وجہہ سے یہہ سب کارروائیاں عیسائی مشنریوں کی گورنمنٹ کی پالسی پر محمول کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ گورنمنٹ ایسے امور کو دل سے چاہتی ہے اور ان کی موید ہے اور اُس کا خاص منشا یہہ ہے کہ ان کو اس طرح عیسائی کر لیا جاوے اور جب ان جاہلوں کو مذہب کا خیال آتا ہے تو ظاہر ہے کہ خدا سے اور بندہ سے ۔

پنجاب کے اور شہر جن میں نئی روشنی کا چرچا ہے لوگ شائستہ اور مہذب ہیں ان کی تو خیر۔ وہ غیر اقوام سرحد کے لوگ جنہوں نے ریل کبھی اب تک خواب میں بھی نہیں دیکھی۔ بلکہ ہاتھی تک کا بھی نام نہیں سُنا۔ جب وہ پشاور میں آتے ہیں یہہ عیسائی اُن مستورات اور نابالغ لڑکیوں کو جو بالکل ایک حیوان سے کم نہیں پھسلا لیتے ہیں اور وہ عیسائی ہو جاتی ہیں۔ جب وہاں خبر پہنچتی ہے کہ فلاں شخص کی لخت جگر اور نور بصر عیسائیوں نے ہمیشہ کے واسطے ان کے پہلو سے جُدا کر لی اور یہی نہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ زبردستی عیسائی کر لی۔ تو جو جوش ان میں پھیلتا ہے الامان! اور یہی وجہہ سب سے بڑھکر تھی کہ پچھلے اس قسم کے واقعات پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ان لڑکیوں کو جو اس طرح دام تزویر میں پھنس گئی تھیں عیسائی مشنریوں سے لیکر ان کے عزیز و اقارب کے پاس غیر علاقہ میں بھیجدیا اور اُن خاوندوں کی بیویاں جن کے گھر انکی عدم موجودگی سے بے چراغ ہو گئے تھے اس طرح پھر آباد ہو گئے اور وہ شعلے عین مصلحت اندیشی سے دبا دئے گئے جو کم خطرناک نہ تھے ۔

شاہزادہ بن داؤد

یہہ ایک نہایت دلچسپ اور مفید انگریزی کتاب "دی پرنس آف دی ہوس آف ڈیوڈ" کا ترجمہ ہے جس کو وزیر آباد سکاچ مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ای ایل جریمی صاحب نے اردو زبان میں کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو بہت برس گذرے انگریزی

میں پڑہا تھا۔ جس کے مصنف گریفک پن (تصویر رقم) پادری جے ایچ۔ انگرہم صاحب ہیں ؛ اس نادر تصنیف میں آدینہ ایک اسرائیلی فرضی لڑکی کے خطوط ہیں۔ جو اُس نے اپنے باپ منسی بنیامین کو یروشلم اور ملک کنعان سے لکھے اور اُس زمانہ کی جس میں یوحنا بپتسما دینے والا۔ اور خداوند مسیح ظاہر ہوئے۔ ایک نہایت عمدہ تصویر کھینچی ہے۔ اور دکھلایا ہے کہ اُس وقت ملک۔ اور قوم کا کیا حال تھا اور ان عجیب اشخاص کی نسبت عام رائے کیا تھی۔ یہودیانہ طرز خیال سے مسیح موعود۔ اور اُس کے رسول یوحنا اصطباغی کو اُس ملک میں اپنا کام کرتے ہوئے۔ اور رومی حکومت کے تسلط کو اس طور پر ظاہر کیا ہے۔ کہ گویا تمام ماجرے پڑھنے والے کی آنکھوں کے سامنے گذر رہے ہیں ؛ اگرچہ یہہ فرضی خطوط ہیں مگر ان میں ایسے حقیقی ماجرے مندرج ہیں جن کا ثبوت الہامی و تواریخی نوشتوں سے ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ اس کتاب میں بطور قصہ لکھا ہے حقیقت میں ایک سچے ماجرے کا بیان ہے۔ کہ کیونکر "شاہزادہ بن داؤد" بقول شمعون "قوموں کو روشن کرنے کے لئے ایک نور۔ اور اپنی قوم اسرائیل کے لئے جلال" ٹھہرا ؛ دیسی مسیحیوں کے اُردو خوان گروہ کو مترجم ذی لیاقت کا شکر گذار ہونا لازم ہے۔ کہ جنہے ایسی مفید اور دلچسپ انگریزی کتاب کا۔ جس کی نظر بزمانہ حال بڑی ضرورت تھی۔ عام فہم اور سلیس اُردو میں ترجمہ کیا ہے ؛ آپ نے فی الحال پہلے حصہ کا ترجمہ کیا ہے۔ اور ایک اچھی خاصی ۱۰۲ صفحے کی کتاب ہے۔ جو مطبع مفید عام میں چھپی ہے۔ مگر قیمت اس کی معلوم نہیں ؛ کیا اچھا ہو کہ مترجم صاحب دوسرے حصہ کے ترجمہ پر بھی جلد قلم اُٹھائیں اور اُردو خوان مسیحیوں کو مرہون منت کریں ✦

ہماری سمجھ میں اگر اس کتاب کے نام کا ترجمہ بجائے "شاہزادہ بن داؤد" کے "شاہزادہ خاندان داؤد ہوتا" تو بہت موزون ہوتا۔ ہر ایک مسیحی کو اس عمدہ کتاب کا مطالعہ کرنا مفید ہوگا

مراسلات

تثلیث مقدس

اِس امر کی صداقت پر عام روزمرہ کا تجربہ گواہی دیتا ہے کہ جس قدر کسی شخص کی عقل محدود ہوتی ہے۔ اُسی قدر وہ اپنے تئیں افلاطون ثانی اور لقمان زمانی سمجھتا ہے ؛ اور جس قدر کذب و بطلان کی زنجیروں کا دائرہ اُس کے فہم و فراست پر تنگ ہوتا ہے۔ اسی قدر وہ اپنے تئیں روشن ضمیر۔ اور قدرت کاملہ۔ اور اسرار غیبیہ پر حاوی تصور کرتا ہے ؛ مقدس پولوس نے ایک جگہہ فرمایا ہے۔ کہ جسم اور روح کے درمیان بسبب گناہ کے ایک جنگ شدید اور کشمکش عظیم برپا ہے۔ جسم جو کہ محدود ہے اور جسکی عین بزرگی اسی میں ہے۔ کہ وہ روح کا مطیع رہے۔ اپنے درجہ سے تجاوز کرنے چاہتا ہے۔ کہ روح پر بالادستی کرے ؛ برعکس اس کے روح جس میں خدا کی ذات کا خاص نقش موجود ہے۔ اور جس کی طاقتیں بباعث اُس نقش کے ہمیشہ رو بترقی رہتی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ زمانہ ابد تک رہینگی بھی ہمیشہ بباعث اُس حیاتی اور ایمانی رشتے کے۔ جو کہ ذات باری سے رکھتی ہے۔ اُس ذات پاک کے اسرار پنہانی۔ اور صفات کاملہ۔ اور الطاف الطف کی تحقیق اور تدقیق میں لگی رہتی ہے ؛ لیکن روح کا جسمانی اور نفسانی قیود سے رہا کرنا تھوڑوں ہی کا حصہ ہے ؛ عوام الناس بباعث اپنی نفسانیت کے اُس تعلیم کو پسند کرتے ہیں جس میں دقایق یا بھید نہوں اور جس مذہب میں دقایق ہوں۔ اس پر تمسخر کرتے ہیں اور اسرار کو انسانی ڈھکوسلے قرار دیتے ہیں ؛ ایک شخص نے بڑی بے صبری سے کہا "میاں خدا کی ذات میں بھید ۔۔ وہ ذات تو اظہر من الشمس ہے" گویا اس نے تثلیث مقدس کی جڑ ہی کٹ گئی۔ اور بحث کی جگہہ باقی نہ رہی لیکن یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب ہم نے ذات باری کو اظہر من الشمس مان لیا ہے۔ تو اس سے فقط یہی مراد ہے۔ کہ وہ ذات پاک من حیث الوجود اظہر ہے۔ نہ اس خیال سے کہ اس کے اندرونی قوا اور الطاف بھی اظہر ہیں ؛ عام بحثوں میں ایک لفظ دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے نتیجہ خبط ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت اُس تعلیم کو جلد قبول کر لیتی ہے۔ جو فوراً سمجھہ میں آجائے اور جس کا فائدہ جلد مبرہن اور عیاں ہو ؛ لیکن جن مذاہب کی تعلیم ایسی ہوتی ہے ان کا اثر معتقدین پر اچھا نہیں ہوتا ؛ مثلاً اسلام✱۔ جس کی تعلیم صاف صاف اور بھیدوں سے بری و تہی ہے۔ اس کا اثر مسلمان قوموں پر کیا ہوا ہے ؟ مسلمانوں نے سائنس۔ ریاضی۔ طب۔ و نجوم میں بہت ہی کم نئی باتیں ایجاد۔ یا معلوم کی ہیں۔ برعکس اس کے ہندوؤں۔ یونانیوں اور آجکل کے اہل یورپ نے۔ جن کے مذاہب پُر از دقایق تھے۔ یا ہیں۔ ہر قسم کے علم میں عروج پیدا کیا ؛ جس قدر کسی قوم پر نفسانیت غالب ہوگی۔ اُسی قدر اُس کی عقل عمق میں کم۔ اور اُس کا مذہب دقایق سے خالی ہوگا ؛ کنوئے کا مینڈک۔ اور گھڑے کی مچھلی علم جغرافیہ سے کسی قدر کم واقف ہوتے ہیں ✦

پس جو شخص نفسانیت سے کسی قدر رہا ہوا ہے۔ وہ فوراً مان لیگا۔ کہ امکان کا میدان ہو کے ساتھہ ہم وسعت ہے کہ اس کے ساتھہ ہی روح کے واسطے ترقی۔ اور عرفان کا در آغاز جہان سے وا ہے۔ اور رہیگا کیونکہ ذات باری کا انکشاف روح انسانی پر ایسا نہیں۔ کہ ایک کتاب نازل ہوئی اور بس

✱ بھید تو دین اسلام میں بھی پائے جاتے ہیں جن کے سمجھنے اور بیان کرنے میں علماء و حکماء اسلام عاجز ہیں معلوم نہیں کہ اُن پر بے سمجھے کیوں ایمان رکھتے۔ اور مسیحیت کے بھیدوں پر کیوں اعتراض کرتے ہیں ؛ (اڈیٹر) ✦

بلکہ دن بدن بڑھتا۔ اور ترقی کرتا ہے۔ مسئلہ تثلیث کے سمجھنے کے لئے کسی قدر صبر اور عقل کی کشادگی درکار ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اُن مہذب غیر مسیحیوں کی خدمت میں۔ جو تامل و تعقل سے ہماری سنیں۔ اس دقیق اور عمیق تعلیم کی کچھ شرح اور تاریخ نقل کریں تاکہ وہ عام اعتراض۔ کہ یہہ مسئلہ عقل کے خلاف۔ یا کسی کو اصل کا گھڑا ہوا ہے۔ دفع ہو جاوے +

باقی آیندہ

راقم۔ نارو والیہ +

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ خدا مہربانی کر کے اس زمانہ کے سوداگران راست گو کی سچائی کو درج اخبار فرماویں +

ضمیمہ اشتہار سے جو جناب منیجر صاحب انڈیا سپلائی کمپنی سب ڈویژن مانڈوے بمبئی نے بصیغہ اشتہار اشیا فروختنی رعایتی کی بابت شایع فرمایا تھا جس کا مختصر مضمون یہہ ہے جو انکے ضمیمہ پر تحریر تھا۔ کہ آج تک یہہ کمپنی صداقت سے معمور ہے اور جو چیز یہاں سے بصیغہ پارسل بھیجی جاتی ہے۔ اگر خریدار کے پسند نہووے تو خریدار بارہ یوم کے اندر اندر پارسل بند کر کے واپس کر دیوے۔ تو کمپنی قیمت واپس دیدیوگی۔ چنانچہ میں نے اس تحریری تمہید اور صداقت اشتہاری کا خیال کر کے مبلغ للعہ بذریعہ منی آڈر بھیجدئے۔ اور ایک میجک لنٹرن کے منگوانے کی درخواست کی۔ جس کی قیمت بغیر محصول ڈاک للعہ تھی۔ انہوں نے میری تحریر پر لنٹرن بھیجدی۔ جو مجھے ۳ مئی ۱۸۹۲ء کو ملی۔ پارسل کھولتے ہی تجمی ہالی۔ شاید وہ وعدہ جو انہوں نے بذریعہ اشتہار شایع فرمایا تھا یاد نرہا ہوگا۔ پسند نہ آنے پر میں نے پارسل بجنسہ بند کر کے جناب منیجر صاحب کی رعایت سوچ کر ہمنی کو واپس کر دیا۔ اور ایک کنسرٹینا یعنے ہاتھ کا باجا منگوانے کے واسطے درخواست کی۔ باجا تو درکنار بھیجنا ہی کس کو تھا۔ لوٹنے پر کمر باندھی ہوئی تھی۔ ناد ہی پارسل واپس آیا۔ جسکا محصول سوا ری ۱۲ ر ادا کرنا پڑا۔ اور مجبوراً محصول بھی بھر دیا +

ناظرین اب میں تو مبلغ للعہ اصل اور سوا ری ہر محصول آمد و رفت اور سوا ری ۱۲ ر واپس شدہ پارسل کے بھر چکا ہوں۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے۔ کہ یہہ کمپنی جس نے محض جھوٹ اور فریب پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ خلق خدا کو دہوکہ میں لا کر جیبیں خالی نکر دیوے اور خدا کی مخلوق میری طرح ان کی صداقت گندم نما و جو فروشی کے پھندے میں نہ آجاوے اور میں اس جو فروشی کا معاوضہ ضرور ہی لونگا +

راقم

ایک مسیحی

از نارو وال

اَعْلاَنْ

میں محمد یوسف ولد اخوند احمد شاہ خاں بن گل محمد شاہ خان بن محمد حسین خان افغان ناموزئی ساکن میرٹھ پہلے میں نے اپنے آبائے دین اسلام کی ضروری تعلیم پائے۔ اور اطاعت قواعد اسلامیہ بھی حتی المقدور پورے طور پر کی۔ اس وقت میری عمر ۳۳ سال کی ہے لیکن میری تسلی کامل نہوئی۔ کہ میری عاقبت بخیر کیونکر ہوگی۔ سب بزرگوں کو چھوڑ کر آخر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بیعت کی۔ اور اُن کی خدمت میں قریباً چھہ ماہ تک رہا۔ جب وہ مباحثہ کے لئے امرتسر میں آئے تو بندہ بھی اُن کے ہمرکاب تھا۔ آخر کو مجھپر ظاہر ہوا کہ صرف عیسیٰ مسیح سے نجات ہے۔ کیونکہ سب نبیوں کی کتابیں اُسی کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ اس لئے میں نے بایمان مسیحی دین کو قبول کیا۔ اور ۲۰ مئی ۱۸۹۲ء کو پادری ٹی۔ آر وِیڈ صاحب کے ہاتھ سے امرتسر دیسی گرجا میں چرچ انگلینڈ کے درمیان بپتسمہ پایا۔ اپنی نابالغ بیٹی کے پایا و عبدالکریم ولد امام الدین قاضی ساکن نارو وال نے بھی ساتھ بپتسمہ پایا۔ اور اب میں خداوند یسوع مسیح کا زندگی بھر کے لئے بندہ ہو گیا۔ اور بجائے محمد یوسف کے صرف یوسف خان نام رہا۔ خداوند میری مدد کرے آمین۔ اپنے سب پیر بھائیوں۔ اور بزرگوں۔ اور ہمعصر احباب اور رشتہ داروں کو باادب سلام بھیجتا ہوں۔ اور خدا سے اُنکے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ برکت پاویں +

العبد

یوسف خان بقلم خود

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ فی زمانا اکثر اہل اسلام کے رگ و پے میں ایک داءِ عضال ایسی سرایت کر گئی ہے کہ اُس کی وجہہ سے تمیز بین الحق والباطل دشوار ہو گئی ہے اور مباحثہ کا اصلی فائدہ غیر مترتب الآثار اور وہ یہہ ہے کہ جب کسی مسئلہ میں بحث ہوتی ہے اور اصل مسئلہ میں عاجز آجاتے ہیں تو اُس سے فرار کر کے امور خارجیہ و مباحث لغویہ میں تطویل بحث کرتے ہیں + اور یہہ طریقہ نامناسب اختیار کر کے اس حیلہ سے اطفاء حق چاہتے ہیں۔ اور باوجود ظہور حق کے اُس کے اقرار کو عار جانتے ہیں۔ اور مقولہ النار ولا العار کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ نظیر اس حال کی اور مثال اس مقال کی یہہ ہے۔ کہ حال میں ایک شخص یک چشم جو اپنے آپ کو واعظ کے نام سے نامزد کرتا ہے بمقام الہ آباد آیا۔ اور بازار میں کھڑے ہو کر عوام کے سامنے عیسائیوں کی شان میں کلمات بد استعمال کرنے لگا۔ ایک روز احقر بھی اُسکی وعظ میں کھڑا تھا۔ تو اس نے سب سامعین کے سامنے کہا کہ یہہ دیکھو میرے پاس ایک انجیل ہے۔ جو تیرہ سو برس کی ہے اور اس میں مسیح کی بابت رسول کا لفظ آیا ہے۔ اور ابن کا مطلق ذکر بھی نہیں اگر کوئی عیسائی مناظرہ کرنا چاہے۔ تو میں تیار ہوں + اُس وقت احقر نے پکار کر کہا۔ کہ میں اسی انجیل سے لفظ ابن کو ثابت کرتا ہوں۔ اور اگر اس میں یہہ نہ ہوگا۔ تو آج سے میں

بھی دین محمدی کو اختیار کریں گا جب اُس نے یہہ سنا تو کہا کہ اچھا ثابت کرو۔ تو میں نے انجیل مانگی جسکے دینے میں عذر کیا اور کہنے لگا کہ تمہارے ہاتھہ نجس ہیں۔ اس واسطے نہیں دونگا۔ لیکن مسلمانوں نے جو وہاں کھڑے تھے اُس کو انجیل دینے کے لئے بہت تنگ کیا۔ اور کہا کہ ایک آدمی اُمّت محمدی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ پھر تم کیوں انکار کرتے ہو؟ آخرکار اُس کو انجیل شریف مجھے دینی پڑی۔ اور میں نے کئی ایک مقامات سے عوام کے سامنے لفظاً ان کو نکال کر پڑھ کے سنا دیا۔ درحقیقت وہ انجیل مطبوعہ کلکتہ کی سنہ ۱۸۷۵ء میں طبع ہوئی تھی۔ لیکن ٹھیک سنہ مجھے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ لیکن ان مذکورینین کے مابین ہی تھی۔ پھر تو جب مسلمانوں نے سنا اور دیکھا۔ تو اُس کے چاروں طرف سے صدائے نفرین بلند ہوئی اور ناراضی کا اظہار ہوا۔ وہ شرم کا مارا اور تو کچھہ کر نہ سکا لیکن پھر وہی چھچوکی مان بدھو کا باپ۔ یعنے عہدہ وغیرہ پوچھنے لگا۔ اور کہا کہ تم کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ اتنے میں ایک محمدی نے اس کے گلے سے پکڑ کر کہا۔ کہ تم کو اس سے کیا غرض؟ پھر تو وہ خاموش ہوا۔ اور بندہ کو۔ اور جو دو بھائی اور ساتھہ تھے تمام مسلمانوں نے عزت کے ساتھہ اُس بھیڑ سے نکل جانے کو راستہ دیا ❖

الراقم

خاکسار یوحنا خادم الطلبہ سینٹ پول ڈیوٹی سکول الہ آباد ❖

غور طلب

(۲ باب ۱۰ و ۱۱ آیت)

کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے جس کے بعضے آرزومند ہوکے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہے۔ پر تو اے مرد خدا ان چیزوں سے بھاگ اور راستبازی دینداری ایمان محبت صبر اور فروتنی کا پیچھا کر ❖

منقولات

مسیحیت درویشی نہیں ہے

یہہ اکثر کہا گیا ہے۔ کہ اگر مسیحی مذہب کو درویشانہ طور سے اس ملک میں رواج دیا جاتا۔ تو لوگ اس کو جلد قبول کر لیتے۔ اس خیال کی وجہ یہہ ہے۔ کہ شروع سے ہندوستان کے باشندے درویشانہ زندگی کو ایک اعلیٰ ترین زندگی تصور کرتے آئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آبادی میں رہ کر آدمی روحانیت میں ترقی نہیں کرسکتا۔ کہ ہادئے دین کو ضرور ہی تارک الدنیا ہونا چاہئے اور دنیا کے کاروبار۔ اور خانگی معاملات سے مطلق تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ بلکہ کسی جنگل۔ یا بیابان میں جاکر رہنا۔ اور تنہا ہوکر دھیان اور عبادت میں زندگی بسر کرنا مناسب ہے۔ اسی خیال سے یہہ گمان کیا گیا ہے۔ کہ اگر اُس طور یا طریقہ سے مسیحی مذہب اس ملک میں پھیلایا جاتا۔ تو یہاں کے باشندوں کو مسیحی مذہب کے قبول کرنے کے لئے بڑی کشش ہوتی۔ کیونکہ ہندؤں کا یہی خیال ہے۔ کہ دنیا کے کاروبار میں مشغول رہکر آدمی روحانیت میں ترقی نہیں کرسکتا۔

اس کے جواب میں یہہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ وہ طور یا طریقہ لوگوں کی کشش کا باعث ٹھہرتا۔ مگر وہ قطعاً مسیحی مذہب کے اصول کے خلاف ہے۔ خدا نے اپنی خالص سچائی یوں ظاہر کی ہے۔ کہ آدمی اپنے معمولی کاروبار میں مشغول رہکر اُس کی عبادت کرسکتا۔ اور اپنے ہم جنسوں کے لئے برکت کا ذریعہ ٹھہر سکتا۔ وہ مذہب جو صرف اپنے ہی لئے ہو منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا نے ہمیں اس دنیا میں اس لئے رکھا ہے۔ کہ ہم سے دوسروں کو فائدہ پہنچے پس جبکہ انتظام الٰہی اس طرح ہے کہ ہمارے ہم جنسوں کی نسبت جو فرائض ہمارے متعلق کئے گئے ہیں۔ ہمیں انہیں انجام کو پہنچانا ہے۔ تو ان فرائض کو چھوڑ کر جنگل یا بیابان کو نکل جانا اور کسی دوسرے کو فائدہ نہ پہنچانا۔ گویا اپنے ہم جنسوں کا قصور کرنا۔ اور خدا کے حضور بھی گنہگار ٹھہرنا ہے۔ مسیحی مذہب کی یہہ خوبی ہے کہ اُس کے موافق چل کر آدمی معمولی کاروبار کرسکتا۔ دل میں خدا کی قربت حاصل کرسکتا۔ اور اس گناہ آلودہ دنیا میں اوروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے ❖

اعلیٰ ترین روحانی زندگی یہہ نہیں ہے۔ کہ آدمی آبادی کو چھوڑ کر جنگل کو بھاگ جائے۔ بلکہ یہہ ہے۔ کہ دنیا میں رہ کر ایمان کی اچھی لڑائی لڑے۔ خدا کا فضل حاصل کرکے مشکلوں اور امتحانوں پر غالب آئے۔ اپنے ہم جنسوں کو فائدہ پہنچائے۔ روز بروز روحانی برکات میں غنی ہوتا جائے۔ اور محبت کے تقاضا سے خدا کی خدمت کرے ❖ (از مخزن مسیحی)

ایک قدیم قول

قریب دو ہزار برس گذرے کہ ایک ہندو عالم نے جو جوشی تھا ذیل کا فقرہ کہا۔ "یعنے راستی ہی صرف فتح یاب ہوتی ہے۔ نہ کہ ناراستی" لیکن کیا انسان کی تواریخ میں قول مذکورہ صحیح نظر آتا ہے؟ قول تو سنہرا معلوم ہوتا لیکن حقیقی کیفیت پر نظر کریئے کیا ظاہر نہیں ہوجاتا۔ کہ وہ حرف ایک ملمع ہے؟ اگر یہہ قول صحیح ہے۔ تو کون سی راستی فتح یاب ہوئی ہے؟ اگر راستی کو غلبہ حاصل ہوا ہے۔ تو دنیا کے کسی کونے میں یہہ چھپی ہوئی بات نہ ہوگی۔ بلکہ اُس کا ظہور ہر طرف ہوگا اور دنیا اس حقیقت کو جانیگی۔ کیا ہندو مذہب وہ مذہب ہے۔ جسے دنیا میں غلبہ حاصل ہے؟ فی الحال تو وہ ہر طرف سے اور ہر صورت سے مغلوب ہی نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ خود اُس مذہب کی ریت و رسم اور طور طریقہ

سے شرمندہ ہیں۔ اور اپنے خیالات مذہبی کو تبدیل کرتے جاتے ہیں +

کیا بودھ مذہب وہ سچا مذہب ہو جس کو دنیا میں غلبہ حاصل ہو؟ نہیں: ہندوستان سے تو وہ معدوم ہو گیا۔ اور چین و جاپان میں اگرچہ موجود ہو۔ پر ظاہر ہو۔ کہ اُس میں جان باقی نہیں ہو +

کیا محمدی مذہب وہ مذہب ہو۔ جسے غلبہ حاصل ہو؟ اگرچہ کچھ عرصہ تک اُس کا غلبہ ظہور میں آیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ کل یورپ و ایشیا میں پھیل جائے گا۔ اور اگرچہ اب بھی وہ اِدھر اُدھر کسی قدر پھیلتا ہو۔ اور اُس کے پیرو بھی موجود ہیں۔ پر اُس کا وہ غلبہ باقی نہ رہا: کیا دنیا اُس کے خیالات و تعلیمات کو قبول کرتی۔ اور اُس کی مطیع ہوتی جاتی ہو؟ کیا قومیں اُس عقیدے کی پیروی کے لئے آمادہ ہیں؟ کیا اس روشن زمانہ کے مقابلہ میں وہ مذہب ہزار برس پیچھے نہیں ہو؟ +

کیا زردشت۔ یا کانفوشئیس کا مذہب وہ مذہب ہو جسے غلبہ حاصل ہو؟ کیا بُت پرستوں۔ ملحدوں۔ مہمہ اوستیوں۔ یا صوفیوں کا مذہب غالب مذہب ہو؟ اگرچہ بعض مذہبیان میں سے بڑے بڑے دعوی کرتے ہیں۔ لیکن واقف کار آدمی جانتے ہیں۔ کہ وہ راستی جو غالب ہونے والی ہو۔ اُن میں پائی نہیں جاتی۔ بلکہ وہ راستی کے مخالف ہیں۔ اور راستی انہیں مغلوب کرتی جاتی ہو +

پس وہ راستی کون سی ہو۔ جو اس گمراہ دنیا کو مغلوب کرتی جاتی ہو؟ وہ خدا کے کلام کی راستی۔ یا سچائی ہو: اس کا ثبوت واضح ہو۔ جو چاہے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ لے: خدا کی بادشاہت دنیا میں پھیلتی جاتی ہو۔ اور رفتہ رفتہ گمراہی کی سلطنت دفع ہوتی جاتی ہو: ہزاروں مختلف مذہب جو انسانوں کی طرف سے ایجاد ہوئے اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ غالب ہونے والی سچائی اُن میں نہیں ہو: ایک ہی راستی یا سچائی جو آج کے دن غالب اور عالمگیر ہو رہی ہو جانچ کی کسوٹی کے ذریعہ اس بات کو ظاہر کرتی ہو۔ کہ سچائی کیا چیز ہو: مسیحی مذہب ہر طرف پھیلتا جاتا ہو۔ اور جن کے درمیان پہنچتا۔ انہیں اوپر اُٹھاتا۔ اور لوگ مسیح کی روشنی کی وجہ سے ناراستی سے علیحدہ ہو کر راستی کی طرف رجوع ہوتے جاتے ہیں۔ اور وقت قریب آلگتا ہو۔ کہ راستی کامل طور سے غالب ہوگی۔ اور لوگ آسمان کی بادشاہت کے اعلی قانون کے موافق عمل کر کے حقیقی برکت حاصل کرینگے + منہ

جہازی سفر کی مشکلات

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔ مجھے کئی دفعہ سٹیمر اور ریل کے دور دراز سفر کا موقع ملا: جیسا کہ ریل میں مسافروں کے لئے درجہ وار ٹکٹ ہیں جہازوں میں بھی ہیں: سوم درجے کے مسافروں کو تکلیفیں تو اور بھی ہیں مگر میں سب سے بڑی تکلیف کا ذکر کرونگا: سٹیمر مدراس نامی وستارا و مہارانی و شاہجہان وغیرہ میں دیکھا گیا کہ سوم درجے کے مسافروں کے لئے اُن کی تعداد کے موافق ایسی جگہہ عموماً نہیں ملا کرتی کہ وہ اُسی جگہہ بچھے یا کہ سوئے رہیں: مسافروں کے لئے چبوترہ کے موافق بہت تھوڑی جگہہ ملی ہوتی ہو جس مسافر کو وہاں جگہہ مل گئی وہ تو آرام سے رہا۔ باقی بہت سے مسافر جہاز کے تختہ پر یا یہہ کہیے کہ فرش پر راستے میں بیٹھیں یا کہ سوویں: جب برسات یا کہ موج کا پانی آجائے اُن کے بستروں اور سامان اور بدن کے اوپر نیچے سے گذرا کرے۔ اور خلاصیوں وغیرہ کی جو راستے میں آتے جاتے ہیں ٹھوکریں کھایا کریں: علاوہ ازیں جہاز فجر کو جب روز دھویا جاتا ہو اور اُس راستے کا دھونا صفائی کے لئے ضروری ہو اپنی گٹھری اُٹھائے ہیں ورنہ نمکین پانی کپڑوں کو لگنے سے بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر جہازوں کی کمپنیں سوم درجے کے انسانوں پر ذرا نظر عنایت کریں۔ تو کیا وہ نور اگنبوٹ کی طرح سوم درجے کے مسافروں کے لئے جگہہ کا اچھا بندوبست نہیں کر سکتیں۔ یا کہ ترپالوں کے نیچے ریل کی طرح مسافروں کے لئے بنچ نہیں لگا سکتیں۔ یا کہ مین آف وار یعنے جنگی جہازوں کی طرح کینوز یعنے کرچ کے جھولے نہیں لٹکا سکتیں؟ غرضکہ بہت کچھ بندوبست ہو سکتا ہو اگر ان مسافروں کو خدا کے بندے سمجھکر بندوبست کا خیال کیا جائے: آپ جانتے ہونگے پنجاب کے کسقدر سکھ برما انڈمان۔ سنگاپور۔ پنانگ ہانگ کانگ وغیرہ میں پولیس وغیرہ میں ملازم ہیں میں نے دیکھا ہو بہت سے اُنمیں سے چھٹی آتے جاتے وقت اپنے قبائل کو ساتھ لانے لیجاتے ہیں: آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کو کسقدر تکلیف ہوتی ہوگی +

ریل میں بڑی تکلیف یہہ ہو کہ اول تو پنجاب کے ہر ایک سٹیشن سے ہاوڑا یعنے کلکتہ کا ٹکٹ ٹکٹ بابو دیتے ہی نہیں بیچارے مسافر کو کئی جگہہ اُتر کر اپنی گٹھری اُٹھائے اُٹھائے ٹکٹ بدلنا پڑتا ہو: گو ایسا حکم نہیں مگر بابو صاحب اپنے حساب رکھنے کی تکلیف سے بچنے کے لئے بیچارے مسافر کو تکلیف میں ڈالدیتے ہیں: ایسے موقع میں بار بار اُترتے چڑھتے وقت جلدی میں کوئی چیز بھی گم ہو جایا کرتی ہو +

ریلوے سفر کی مشکلات

وہی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ سب سے بڑی تکلیف یہہ ہو۔ فرض کرو ضلع راولپنڈی یا کہ پشاور کا باشندہ جو برما پولیس میں چودہ روپے ماہوار پر سپاہی ہو مانڈلے سے تین ماہ کی رخصت لیکر گھر کو چلا۔ دو دن میں رنگون پہنچا پھر چار پانچ روز کی تکلیف اُٹھا کر کلکتہ پہنچا: اول تو اُسے اتنا وقت نہیں کہ دو روز کلکتہ ٹھہرے جہاں کہ کروڑپتی ساہوکار بھی ہیں مثل پنجاب و ہندشمالی کوئی سرائے نہیں باوجودیکہ کل برٹش انڈیا کا دارالخلافہ ہو۔ سپاہی بیچارہ ہوٹل کو کیا جانے اور ہوٹل کا کرایہ کہاں سے دے۔ اب ہوڑا میں ٹکٹ فروخت کے لئے بابو صاحب تھوڑا عرصہ پہلے ٹکٹ کی دم کی کھڑکی کھولتے ہیں۔ وہاں کثرت مسافروں کے باعث جو دھکم دھکا ہوتی ہو اس سے پناہ بخدا۔ مسافر کی گٹھری دور پڑی ہو اور جنگلہ کے اندر ٹکٹ کا منتظر

کھڑا ہو۔ اُس آدھ گھنٹہ میں اگر کوئی اُس کا ساتھی نہ ہوا تو شاید کوئی اُچکا گٹھری بھی اُڑا لے جائے۔ پڑھے لکھے جو کہ اس دھکم دھکا کی برداشت کرنا تکلیف بلکہ ہتک سمجھتے ہیں ریلوے پولیس کے سنتری کو چار یا پانچ آنے نذر کر دروازہ کی راہ سے ٹکٹ منگوا لیتے ہیں۔ جنگلہ کے اندر کا مسافر اگر آئے وقت پر ٹکٹ مل گیا تو سوار ہو گیا ورنہ دوسری ریل پر سہی۔ اب ایک ایک خانہ میں اگرچہ حکم دس سے زیادہ نہیں مگر بسا اوقات بارہ بارہ ٹھونس دئے جاتے ہیں اور اکثر سٹیشنوں پر اگرچہ دور کے مسافروں کے لئے یہہ رعایت کہ وہ راستہ میں ٹھہر کر رات کو سو لیں مگر آپ سوچئے انہیں اتنا وقت کہاں ملتا ہے کہ وہ تین رات راستہ میں اُتر کر وقت صرف کر سکیں اور اپنی نیند جو کہ نیچرل ہے پوری کر سکیں؟ اور موجودہ انتظام کی گاڑیوں میں اول تو اتنی جگہہ کہاں ملتی ہے کہ مسافر سو سکے۔ اگر بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی تو نقصان و چوری کا اندیشہ ہے۔ اس بے آرامی سے دور کے مسافروں یعنے ان سپاہیوں اور انکی بیویوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

دُمدار سیارے کا زمین سے ٹکرانا

اور

جرمن اسٹرانومر کا خبط

۱۲ مئی کے پرچہ اخبار عام میں صاحب خیر خواہ انسان ریاست منڈی نے ایک جرمن اسٹرانومر کے خبط کا ذکر خوف دہ خیال سے کیا ہے اور جرمن عالم کے خیالی حادثہ کو سچ سمجھکر اسکے بچنے کی تدابیر بھی بتائی ہیں۔ یورپ میں قلم سے لوگ کام بہت لینے لگ پڑے ہیں۔ لہذا جب کوئی لائق اور مفید کام قلم کے لئے نہیں ہوتا تو لوگ خیالی باتوں میں خواہ مخواہ قلم کو گھسا کرتے ہیں بلکہ ان حالتوں میں خیالی مضامین پر طبع آزمائی کرنا بڑا مزیدار ہوتا ہے۔ جبکہ ان مضامین کی جڑ میں کچھ ذرا بھی اصلیت کی بو ہو۔ مثلاً جیسے جولس ورن کی تصنیفات۔ لیکن سر ارتھنلڈ کی تھیوری اور اُس کی پیشین گوئی نہ فقط صرف خیال کے رو سے ہی بھونڈی اور بیہودہ معلوم ہوتی ہے بلکہ علم کے رو سے بھی غلط ثابت ہوتی ہے۔

اس مختصر مضمون میں میں اس سوال کو مفصل طور سے زیر بحث نہیں لا سکتا۔ صرف چند نقطے ظاہر کرتا ہوں کہ جس سے شائقین مضمون ہذا کو یقین ہو جاویگا کہ جرمن منجم کا خیال صرف وہم ہے۔ اول صاحب موصوف نے یہہ صاف طور پر ظاہر نہیں کیا کہ جس دمدار سیارے کا خوف ان کو لگا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کے مدور کا حال ہمیں معلوم ہے یعنے پہلے بھی کبھی دیکھا گیا ہے یا نہیں یا وہ ایسا ہی کوئی سیارہ ہے کہ اس کا ابھی کچھ حال معلوم نہیں؟ اول صورت میں صاحب موصوف کا خیال بالکل غلط ہے کہ جبکہ وہ اپنے معلوم شدہ مدور میں پہلے پھرتا رہا ہے اب کونسا باعث ہوگا کہ وہ اپنے مدور سے نکلکر زمین سے ٹکرائے۔ دوسری صورت میں منجم مذکور کس علم سے قیاس دوڑا سکتے ہیں کہ کوئی نامعلوم دُمدار ستارہ نکلے گا؟ دُمدار سیارے کے رستے ایسے عجیب و غریب ہیں کہ زمانہ قدیم کی کسی قوم نے ان کے معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ نہ صرف ان کے رستے ہی مشکل سے دریافت کئے جانے والے ہیں بلکہ اور دقت یہہ ہے کہ ایک ہی سیارہ جب دوسری دفعہ دکھا جاتا ہے تو شکل میں بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس سے اس کا پہچاننا علم عقل سے بالکل باہر ہوتا ہے۔

متذکرہ بالا پہلے ہی دونوں اعتراض ایسے ہیں کہ ان سے باہر نکلنا ناممکن ہے۔ لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ سیارہ کا زمین سے ٹکرانا صرف ایک کہانی ہے اور کوئی انگریزی ہیئت دان ایسی پیشین گوئی کو درست نہیں مانتا تاہم میں اپنے دیسی بھائیوں کی تفریح طبع کے لئے یہہ فرض کر کے کہ کسی دمدار سیارے کا زمین کی راہ میں آ جانا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس بات کو سمجھاتا ہوں کہ اس سے کبھی کوئی نقصان زمین یا اس پر بسنے والے باشندوں کو نہیں پہنچ سکتا۔

قدرت کا قانون ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو ایک خاص مقدار طاقت سے اپنی طرف کھینچتا بھی ہے اور دھکیلتا بھی ہے۔ یہی باعث ہے کہ سورج کھینچنے کی ازحد زیادہ طاقت رکھنے پر بھی اپنے گرد گھومنے والے ستاروں کو اپنے پاس کھینچکر نہیں ٹکراتا۔ بلکہ ایک خاص مقدار کی دوری پر ستاروں کو رکھتا ہے اور اپنے گرد گھماتا ہے۔ اسی طرح زمین ازحد زیادہ طاقتور ہونے پر بھی چاند کو اپنے اوپر کھینچکر نہیں لے آتی۔ بلکہ خاص مقدار فاصلہ پر اُسے قایم کر کے اپنے گرد گھماتی ہے۔ اسی طرح خیال کرنے سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اگر کبھی ایسا ہو کہ کسی دمدار سیارہ کا رستہ زمین کے رستے کو قطع کرے جبکہ زمین نقطہ منقطعہ پر واقع ہو تو دو اجسام کبھی آپس میں نہیں ٹکرائیں گے۔

دوسری بات دمدار ستاروں کے جسم کی نسبت ہے۔ انگریزی علم ہیئت کے متعلق جن کو کچھ خبر ان اجسام کی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہہ کیسے ہلکے پھلکے اور ڈھیلے مادے کے بنے ہوتے ہیں۔ جبکہ قد و قامت میں یہہ جسم اتنے بڑے بڑے ہوتے ہیں کہ اپنے پھیلاؤ میں کروڑوں سورجوں کو لے آویں ان کی حالت ایسی بھی قلمبند کی گئی ہے کہ مشتری کے چاندوں نے ہی ان کے رستہ کو بدل دیا ہے۔ سورج کی کشش تو ایک طرف رہی! کوئی بھی دمدار ستارہ آجتک ایسا معلوم نہیں ہوا جس کی کثافت سطح سمندر میں ہماری ہوا سے زیادہ ہو۔ اگرچہ دم کے آغاز میں جہاں سیارہ کا مرکز کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے خیال ہے کہ وہاں کثافت کچھ زیادہ ہوگی۔ اس بات پر کوئی بھی عالم اختلاف رائے نہیں رکھتا کہ دمدار سیارہ کا مادہ بہت ہی لطیف ہے اتنا لطیف کہ وہ کبھی دکھائی بھی نہیں دیں گر ان کی رفتار آسمان میں بجلی کی رفتار کی طرح تیز نہ ہو۔ جس سے رگڑ پیدا ہو کر وہ روشن دکھائی دینے لگ پڑتے ہیں جبکہ وہ سورج کے نزدیک آتے ہیں۔ ایسا خیال کر لینے پر یہہ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اگر زمین کے رستہ میں کوئی ایسا بڑا جسم آ بھی جاوے تو زمین اپنی تیز رفتاری سے اس میں سے ہو کر اس طرح نکل جاویگی جس طرح روئی کے

انبار میں سے بندوق کی گولی نکل جاتی ہے۔ بلکہ روئی سے بھی کم دُمدار ستیارہ کا جسم مزاحمت کریگا۔ ایسا ہونے پر چند گھنٹوں کے لئے شاید زمین کے گرد کرہ ہوا میں کچھ تفرقہ پڑے۔ بڑے زور کی آندھیاں چلیں۔ پانی کچھلے مینہہ برسے اور شاید مقناطیسی طوفان بھی آویں بس اس سے زیادہ کبھی زمین پر کچھ ہونے کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ ایسے موقع پر دُمدار سیارہ ہم لوگوں کو دکھائی بھی دیگا اور اغلب تو دور ہوگا اوپر کی سطریں خدائی قدرت کے خیال کو علاوہ رکھکر لکھی گئی ہیں۔ جو انسان خدا کو رحیم و منصف اور قادر مطلق سمجھتے ہیں وہ تو اوپر کی بحث کو محض فضول ہی سمجھینگے کہ آجتک تواریخ کے شروع سے ایسا حادثہ نہیں ہوا۔ آیندہ کب ہو سکتا ہے *

واقعات ہندوستان

پوربیا رجمنٹ کی سرکشی

یہہ امر صحیح البیان ہے کہ سترہویں پلٹن بنگالہ کی نافرمانی کے واقعہ کا مبالغہ آمیز بیان جس کو ایک معاصر نے مشتہر کیا تھا تاربرقی کے ذریعہ سے انگلستان پہنچیگا اور وہاں کے سادہ لوح عقلا کے سر چکرانے لگیگے۔ بہار میں آموں کے درختوں میں بعض نشانات دیکھے گئے اور خیرخواہ پوربیا رجمنٹ نمبر ۱۷ کے بعض سپاہیوں نے اپنے ایک ہمجنس سپاہی کی توہین کے خلاف جو نافرمانی کے ساتھ کچھ مخالفت ظاہر کی اس سے اشخاص مذکورہ بالا خوف وہراس کی جو عمارتیں قائم کر رہے ہیں اُس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حواس باختہ اشخاص بہت جلد کہنا شروع کریں گے کہ دو اور دو ملا کر پورے ایک درجن ہوتے ہیں اور انگلستان کے جو جنٹلمین اپنے وطن میں سکھہ نیند سونے کے عادی ہیں وہ جغرافیہ سے ایسے نابلد ہیں کہ جس وقت کوئی آدمی وہاں سے ہندوستان کو روانہ ہونے لگتا ہے تو اُس کی ذات سے ہمیشہ یہی اُمید کی جاتی ہے کہ ڈیرہ جات سے چاٹگام ملکہ ٹی کورن تک اس کے تمام دوستوں سے شخص مذکورہ کو ملاقات کرنے کا موقع ملیگا ٹھیک اسی طریقہ سے یہہ لوگ فقرا سے بہار کے بنائے ہوئے نشانات اشجار انبہ کے واقعہ کو آگرہ کے بعض نافرمان پوربیا سپاہیوں کی مخالفت کے واقعہ سے ملا کر سلطنت کے حق میں خطرہ ظاہر کر رہے ہیں خیر انگلستان میں اس کا جو نتیجہ پیدا ہو لیکن خوب ہے تا اگر انگلستان میں لبرل فرقہ کے لوگ آنکھہ کھولکر دیکھہ سکتے کہ اصل میں سلطنت کے متعلق بہت قوی خطرہ دیسی اخباروں کی مفسدہ انگیز خفیہ تحریرات کے ذریعے سے متصور ہے *

بہار میں بلوہ کے آثار

کئی ہفتے سے ہمعصر دارالسلطنت کلکتہ گورنمنٹ کو ان واقعات اور علامات کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ جن سے اضلاع بہار میں آیندہ عید قربان کے موقعہ یا اور کسی تقریب پر فساد عظیم برپا ہونے کی اُمیدیں پائی جاتی ہیں چنانچہ ۲۶ اپریل کے نمبر میں بعنوان مذکورہ بالا ایک طویل مضمون میں بہت کچھ خطرناک حالات دکھائے ہیں اور وہ سب کے سب اس قابل ہیں کہ گورنمنٹ کو اُن کی طرف سے ہرگز چشم پوشی یا غفلت نہ کرنی چاہئے وہ مضمون یہہ ہے:-

”اضلاع بہار کی گاؤکشی کے متعلق لوکل گورنمنٹ کا سرکلر جب سے ہماری نظر سے گذرا ہے اُس وقت سے ہم آیندہ بقر عید کے موقع پر ایک بڑے اور خوفناک بلوے کے پھوٹ پڑنے کی اشتعال انگیز خبریں سنتے سنتے تھک گئے ہم یہہ تو نہیں کہہ سکتے کہ بلوہ فلاں ضلع میں ضرور ہوگا۔ لیکن غیر اقوام کے ہتھکنڈے اور اُن کی انوکھی چالیں ہر وقت ہمارے خوف کو تازہ کرتی رہتی ہیں جسکے باعث ہم کو یہہ کہنے کی جرات ہوتی ہے۔ کہ ہم ایک ایسے خطرناک بلوہ کی پہیلی اور پھول بھلیاں کارروائیوں میں گھیرے جا رہے ہیں جو بہتیری سہاگنوں کو رانڈ بنانے بچوں کو یتیم کرنے بیسیوں کیا بلکہ ہزاروں خاندانوں کے تباہ کرنے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے کے سوا نہ تو کوئی پولیٹکل فوائد میں منتج ہوگا اور نہ اُس سے کسی قوم کی کوئی مذہبی کامیابی ہی متصور ہے۔ اور یہہ خبریں ہم تک ہماری قوم کے ذریعہ پہنچتی ہوں ایسا نہیں ہے بلکہ ہم انہیں اقوام کے قول اور فعل سے سنتے اور سمجھتے ہیں جو بنظر فواعد زراعت گورکشنی سبھائیں قایم کرکے گایوں کی حفاظت کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور نیز اُن اخبارات کی اُلجھی تقریریں ہمارے خیالات کو بلووں کے خوف میں اُلجھائے جا رہی ہیں جو اپنے بہت بڑے پولیٹشن (مدبر) خیرخواہ ملک گورنمنٹ اور بہت بڑے رفارمر ہونیکا دعویٰ ڈنکے کی چوٹ کرتے اور تمامی عالم میں اس کی ڈینگیں مارتے پھرتے ہیں *

بہار ہیرلڈ کہتا ہے کہ کسی کاشت کار نے اتوار کے دن ہل چلایا تھا جس کی وجہہ سے مہادیو جی جو ہندوؤں کے بڑے دیوتا ہیں خفا ہو گئے ہیں۔ اور یہی وجہہ ہے جو فصل کی حالت تباہ ہو رہی ہے۔ پیداوار میں ہمیشہ نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اس لئے دہقانی اور پنڈت وغیرہ تمامی اضلاع میں مہادیو کے نام کی بھیکھہ مانگتے پھرتے ہیں۔ تاکہ ایک کافی سرمایہ جمع کرکے اُن کی پوجا کی جائے۔ اب بھیکھہ مانگنے والوں کی وضع عجیب و غریب ہے اُن کے ہاتھوں میں ایک ایک چھوٹا سا ڈنڈا اور ایک ایسی رسی جس کی صورت ظاہری اُس رسی کی صورت سے ملتی جلتی ہے جس سے گایوں کو باندھتے ہیں۔ یعنی ”گیہا“ اور لوگ ان کو کشادہ دلی کے ساتھہ بھیکھہ دیتے ہیں *

اسپیریل پیپر

رنگون میں سامان بلوہ

بقول دارالسلطنت ایک تار کا بیان ہے کہ مسلمانوں نے مجسٹریٹ سے آیندہ عید الضحیٰ کے موقع پر گاؤکشی کی اجازت طلب کی ہے۔ اور اس درخواست کی خبر پر عام بلوہ کا جوش پھیل رہا ہے ❊

سن گذشتہ کی حالت سے جو واقف ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ رنگون میں اس موقع پر کیسا کچھ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ مسلمانوں کو گاؤکشی کے لئے کس نے روکا تھا جو وہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ آیا اس طلب اجازت سے یہہ مطلب ہے کہ اُس مکان میں گاؤکشی کی اجازت طلب کی گئی ہے جو پچھلے بلوہ کے بعد چیف کمشنر کے سامنے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے؟ وہ مکان اُس نو تعمیر مندر کے پاس ہے جو بنائے فساد ہوا تھا اگر یہہ مراد ہے تو ہم مسلمانوں کی اس درخواست کو جبکہ وہ تصفیہ کر کے اُسکو مستثنیٰ کر چکے تھے محض زیادتی پر محمول کرتے ہیں اور اگر مجسٹریٹ نے یا چیف کمشنر نے عام ممانعت گاؤکشی کا حکم سنایا ہے تو مسلمانوں کی درخواست قابل سماعت ہے۔ اور حکام کو چاہئے کہ وہ اپنے ایسے انوکھے حکم کو منسوخ کریں۔ کیونکہ ممانعت گاؤکشی کا حکم مذہبی دست اندازی میں داخل ہوگا اور گورنمنٹ کے منشاء سلطنت کے خلاف کہا جائیگا غرض اصل واقعہ کیا ہے ابھی آیندہ رپورٹ کے آنے تک کھل نہیں سکتا۔ اور اس لئے ہم بھی خاموشی سے کام لیتے ہیں ❊

مسز بسنٹ

مشہور علامہ لیڈی فرماتی ہیں کہ میں اول جنم میں برہمن ہندو تھی اور ممالک مغربی و شمالی (ہندوستان) میں میرا گھر تھا ثبوت میں یہہ پیش کرتی ہیں کہ بعض سنسکرت کی کتابوں کے ایسے صفحے دیکھنے سے جنکو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اُنکے الفاظ مجھکو زبان آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ یعنے یہہ کہ تناسخ کے مسئلہ کی وہ صداقت کرتی ہیں۔ پہلے مرد تھیں اور اب عورت۔ غرض دنیا میں رہکر اُنہوں نے دونوں ہی لطف حاصل کر لئے۔ دیکھیں اس جنم کے بعد پھر وہ کونسا روپ اختیار کرتی ہیں۔ غالباً حیوانات میں تناسخ کا مسئلہ جاری ہے یا نہیں اس کی دریافت میں وہ کسی چوپائے کے پیٹ سے عجب کیا ہے کہ سہ بارہ برآمد ہو کر ملک میں اپنی علمی تحقیقات پھیلائیں ❊

مہارانی صاحبہ ڈمرانوں کو عطائے اختیارات

مجسٹریٹ آرہ نے ۲۸ مئی کو ڈمرانوں جاکر ایک عام دربار مقرر کر کے حسب وصیت مہاراجہ ڈمرانوں متوفیٰ ہر ہائینس مہارانی صاحبہ کو وارث قرار دیا اور ریاست کی کنجیاں رائے جے پرکاش لال بہادر سی آئی ای دیوان ریاست کے حوالہ کیں۔ مستحقین ریاست میں کن کن آرزوؤں کا خون ہوا ہم اس سے واقف نہیں لیکن اس قدر البتہ اچھا ہوا کہ ریاست مقدمہ بازی اور غارتگری سے پاک رہی ❊

اجمیر

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہے سہیلی بازار میں ایک سنگین عمارت جہانگیر بادشاہ کی بنائی ہوئی تھی جس کو اب گرایا جاتا ہے چار روز ہوئے جب ہم بتقریب ہواخوری وہاں گئے تو ایک معمار نے ہمکو ایک بڑا بھاری غالباً بارہ تیرہ من کا پتھر دکھایا اور کہا کہ اس پتھر میں جان ہے اور یہہ بولتا ہے یہہ پتھر سہیلی بازار کے دروازہ کے قریب سے دیوار توڑ کر گرایا تھا اور صاف تھا کہیں اس میں سوئی کے برابر روزن نہ تھا۔ ہم بھی اس کے پاس گئے اور معمار کے کہنے سے کان لگا کر سُنا تو پتھر مذکور میں سے ٹرٹرٹر کی آواز سُنائی دی۔ بڑا تعجب ہوا۔ اور معمار سے پتھر کو تڑوا دیا گیا جونہی اُس نے لوہے کا ہتھوڑا زور سے مارا کہ دو ٹکڑے ہو گئے اور بیچ میں چار اُنگل گہرا پتھر کے اندر ایک گڑھا نکلا جو پانی سے بھرا تھا اور اُس میں ایک زرد رنگ کا مینڈک بیٹھا تھا جو ٹرٹراتا تھا تھا۔ لگاتے ہی اچھلکر گڑھے سے باہر گر پڑا۔ اللہ اکبر اب عقل حیران ہے کہ پتھر میں پانی کہاں سے آیا مینڈک یہاں کدھر سے پہنچا۔ کیونکہ وہاں تک جانے کے لئے نہ کوئی روزن ہے نہ راستہ ❊

ٹونک

۲۶ مئی کو بابو دیانک راؤ صاحب ممبر کونسل ریاست ٹونک نے قضا کی۔ بابو صاحب متوفی جس بنگلہ میں قیام گزین تھے وہاں اتفاقیہ آگ لگ گئی جب آگ تیز ہو گئی تھی تو بابو صاحب چند ضروری کاغذات لینے کے لئے اندر گئے اور آگ تیزی کے ساتھ مشتعل ہو رہی تھی جب نکلے تو کپڑوں میں آگ لگ گئی گو بہت جلد بجھا دی گئی تھی مگر پھر بھی بہت سے آبلے پڑ گئے تھے اور بظاہر اسی صدمہ سے انتقال کر گئے۔ ہر ہائینس نواب صاحب بہادر نے بنظر ہمدردی علاج میں نہایت کوشش و توجہ فرمائی اور چھاونی دیولی سے سول سرجن کو بھی طلب کیا تھا مگر افسوس کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی اور اس لائق ممبر کونسل نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور رہگرائے ملک بقا ہوئے ❊

کشمیر

میں پھر ہوائے نااتفاقی بقول اخبارات پنجاب چل رہی ہے ایک طرف مہاراجہ صاحب اور سردار محمد حیات خان صاحب نجم الہند ہیں اور دوسری جانب برادران یوسف مہاراجہ صاحب کو یقین کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے کہ اُن کو اختیارات پھر مل جائیں گے۔ جس کے ضامن سردار صاحب ہوئے ہیں۔ ہمارے نزدیک فی الحال جس قدر اختیارات حاصل ہیں اُنہیں عمدہ طور پر کام میں لانا چاہئے اور کوئی ایسی حرکت ظہور میں نہ آئے۔ جس سے طوفان بے تمیزی برپا ہو کر رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے ❊

دیسیوں کے لئے اعلیٰ عہدوں کی خواہش

بعض صاحبان اخبار نے ظاہر کیا ہو کہ جب سے ہندوستانیوں کو برٹش گورنمنٹ ہند نے اعلیٰ عہدوں پر ممتاز کیا ہو انہوں نے رعایا کے دلوں میں برٹش کی محبت اور امن کی قدر قایم کرنے میں موثر کوششیں کی ہیں +

اس مشاہدہ سے یہہ نتیجہ بھی نکالا ہو کہ ہندوستانی شرفا کو اعلیٰ عہدے دینے سے رعایا اور سرکار دونوں کا فائدہ ہو عوام اپنے ہموطنوں کو ان مدارج پر دیکھکر گورنمنٹ کے اصول انصاف کو سمجھیں گے اور ان کی قدر کریں گے۔ عہدہ دار رعایا کے دلوں میں بجانب گورنمنٹ تخم الفت و خیر خواہی بوئینگے۔ ہمارے خیال میں بھی یہہ برتاؤ نہایت خوب ہو اور بذاتہ اس میں نقص نہیں لیکن افسوس یہہ ہو کہ ہم ہند کی بدقسمتی سے اس کی آب و ہوا کا رنگ مخالف پاتے ہیں۔ موجودہ مذہبی فساد جن میں بعض مقامات پر معزز غیر عہدہ دار ہی نہیں بلکہ سرکاری ملازموں کے دامن بھی داغدار پائے گئے ہیں۔ اور جن کی موجودگی میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ رعایا نے امن کی قدر کی یا گورنمنٹ کے انتظام کو خیر خواہی کے خیالات کے ساتھ استحکام دینا چاہا ہو۔ بلکہ ہم اس کے خلاف اثر کے مدعی کا جواب بھی نہیں دے سکتے جو مذکورہ بالا برتاؤ کو زیادہ خطرناک ثابت کر رہے ہیں۔ اگر اقوام ہند تعصبات مذہبی سے کام نہ لیتے اور اپنے اپنے مذاہب کے ادائے فرائض کو اس حد میں رکھتے جس میں ان کی کوششیں دوسرے مذہب والوں کی روک بنکر کشمکش پیدا نہ کرتیں۔ اور باہمی اتفاق سے باامن زندگی بسر کرتے رہتے تو اس میں کچھ کلام نہ تھا کہ دلیسیوں کو اعلیٰ عہدے دینا گورنمنٹ اور ملک دونوں کے لئے باعث بہبودی و ترقی ہوتا +

افسوس ہند میں اتفاق عنقا ہو۔ مقابلوں کے پودہ بڑھ رہے ہیں۔ ملکی اور قومی ریفارمر سب کچھ کر رہے ہیں مگر نفاق کی بیخ کنی کے لئے کوئی کوشش کارگر نہیں بلکہ روز افزوں ترقی ہے اگر یہہ نتیجہ نکالا جائے کہ ان کے اصول کسی پہلو سے مبرا ہیں تو بیجا نہو گا +

ہندوستان میں اس وقت کی پرشور حالت زبان حال سے جتا رہی ہو کہ یہاں کی رعایا کی تمام آزادیاں تمام انتظامات غیر مذہب حکام کے خود مختار ہاتھوں میں ہونے مناسب ہیں +

ہوقت ہندوستان کی دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان کم و بیش قوت کے دو لوکوموٹیو انجن ہیں جن میں سے ایک یا دونوں ایک ہی سمت چلنے کے بجائے ایک دوسرے کے مقابل حرکت کر رہے ہیں۔ بس ایسے وقت میں کیا کسی ایک کو یا دونوں کی طاقت و قوت کو بڑھا دینا بربادی بخش نتیجہ نہ پیدا کریگا ؟ +

برٹش گورنمنٹ سے برکتیں مانگنے والو پہلے نفاق کی زہریلی ہوا کو دور کرو۔ برکتیں اتفاق میں ہیں اور نفاق میں ہلاکتیں +

افریکہ میں یورپین مقبوضات

فی زمانا افریقہ میں ۱۱ کروڑ ۱۷ لاکھ ۶۳ ہزار ایکڑ زمین اور ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ۹۹ ہزار باشندے فرانس کے قبضہ میں۔ اور ۶ کروڑ ۳۴ لاکھ ۱۸ ہزار ایکڑ زمین اور ۴ کروڑ ۴ لاکھ ۳۳ ہزار ۵ سو باشندے انگلستان کے پاس اور ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ۷۳ ہزار ایکڑ اور ۴۵ لاکھ ۱۶ ہزار آبادی پرتگال کی حکومت میں اور ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ۶ ہزار ایکڑ اور ۴ لاکھ ۷۵ ہزار آدمی اسپین کے ماتحت اور ۱۵ کروڑ ۹۵ لاکھ ۱۸ ہزار ایکڑ اور ۶۳ لاکھ مردم شماری اٹلی کے پاس اور ۲ لاکھ ۱۲ ہزار ۸ سو ۸۰ ایکڑ اور ۵۰ ہزار لوگ جرمنی کی سلطنت میں ہیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پارلیمنٹ میں صوبہ بہار کے آم کے درختوں کے نشانات کی بابت سوال کیا گیا۔ وزیر ہند نے قبول کیا کہ نجابات نے اس سانحہ پر سخت اور پرتشویش خیالات ظاہر کئے ہیں یہ تیل کا پیل بنا دیا گیا ہو +

یورپ میں محاسبی کا کام ہی کل کے ذریعے لیا جانا شروع ہوا ہو جس سے جمع۔ تفریق۔ ضرب۔ تقسیم وغیرہ کا سب کام آناً فاناً ہو جاتا ہو +

ڈاک ولایت سے خبر آئی کہ روم کے سلطان المعظم عنقریب لنڈن کی سیر کو تشریف لائیں گے۔ وہ پیرس برلن آور داسنا کو بھی دیکھیں گے۔ ۴۰ خدام آپ کے ہمراہ ہوں گے +

پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے نواب مہدی حسن کے شرمناک مقدمہ پمفلٹ کی بابت سوال کئے گئے۔ سوالات دلچسپ ہیں کہ مہدی حسن پر ظلم ہوا اور گورنمنٹ اُن کو موقوف نہ کرے +

فرانس کے ریلوے صیغہ میں پچیس ہزار عورتیں مختلف عہدوں پر کام کرتی ہیں۔ اکثر ناکوں اور چوکیوں پر جھنڈی دکھاتی ہیں اور اپنی زندگی جنگلوں میں لین کے سہارے تنہا بسر کرتی ہیں +

یونان کے گذشتہ خوفناک زلزلوں سے کئی شہر معدوم ہو گئے۔ اٹلانٹی شہر کی سطح بقدر پانچ فٹ زمین میں دھنس گئی۔ نقصان کثیر ہوا مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ کھولا گیا ہو +

جاپان میں مقبول کوکب ہند قسم کھانے کا رواج نہیں۔ اور نہ قسم کا لفظ ان کی زبان میں موجود ہو۔ بیشک اگر ایسا رواج تمام ممالک دنیا میں ہو تو بہت بہتر ہوگا +

ہندوستان کے جنگی قیدخانوں کے قواعد کی نسبت ایک نمایاں ترمیم منظور کی گئی۔ کسی قیدی کو ہتکڑی

یا بیڑی نہ لگائی جائیگی۔ مگر جبکہ قابو میں رکھنا منظور ہو اُس وقت صرف ہتھکڑی لگائی جائے گی +

گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہی کہ فوجی چھاؤنیوں میں قانون دکھائی پھر جاری کیا جائے۔ اِس فحش قانون کے بند کر دینے سے گورہ فوجیوں میں بیماری بہت بڑھ گئی ہی۔ کیا اِس شرمناک کام کے سوا اور کوئی صورت گوروں کی صحت قایم رکھنے کے لئے نہیں ہی؟ +

حیدرآباد دکا اخبار لکھتا ہی۔ کہ اول تعلقدار صاحب اورنگ آباد نے اخبار خبیر اورنگ آباد کے اڈیٹر کو حکم دیا ہی کہ پہلے کل مضامین صاحب موصوف کو ملاحظہ کرائے جائیں اور بعد دستخط کے شایع ہو کریں! +

بمبئی میں سرجمشید جی جیجی بھائی کے بُت کے چہرہ کو کسی بدنفس نے گندہ بروزہ مل کر خراب کر دیا۔ ملزم کا پتہ نہیں۔ کوشش کی جاتی ہی کہ اُس کو صاف کریں کیونکہ رنگت سیاہ پڑگئی ہی۔ اور پہرہ قایم کیا گیا ہی +

جودھپور کے جیلخانہ کے داروغہ سیاداس صاحب کی ناک کاٹنے کے ارادہ سے ایک قیدی نے اُن پر حملہ کیا۔ ناک تو بچ گئی مگر زخم کاری لگا ہی بقول نامہ نگار راجپوتانہ گزٹ یہہ واقعہ اہلکاران جیل کی سازش سے ہوا +

دہلی میں جو مقدمہ عمر رضامندی کا دائر تھا اُس کا فیصلہ ہو گیا لڑکی کے شوہر راجبیداس کو چھہ ماہ کے لیے جیلخانہ بھیجا گیا :: افسوس ہی کہ اخبار عام کے نامہ نگار دہلی نے ایک لیڈی مشنری کا ہاتھ ناحق اِس مقدمہ میں بتلایا +

اجمیر میں خواجہ صاحب کی درگاہ کی نیجری پر جو ایک ہندو کے مقرر ہونے پر مسلمانوں میں بڑی برہمی پیدا ہو رہی ہی کہ کس لئے ایک مسلمانی خانقاہ کی نیجری کا کام ایک ہندو کو سپرد کیا جاتا ہی +

آگرہ کے سشن جج نے ایک عورت اور اُسکی لڑکی کو آگ لگا کر ایک مکان میں زندہ جلا دینے کے جرم میں نو دیہاتیوں کی نسبت پھانسی کا حکم سُنایا :: فی الحقیقت بڑی بے رحمی کا کام مجرموں نے کیا تھا +

دہلی۔ لال قلعہ سے ایک گورا کسی ضرورت سے باہر نکلا اور دریا گنج کی ایک گاڑی کی جھپیٹ میں آگیا۔ اُس کا سر پھٹ گیا اور شفاخانہ میں جا کر مرگیا۔ گاڑی کو پولیس نے گرفتار کر کے چالان عدالت کر دیا +

کلکتہ۔ یونیورسٹی کے بہت سے گریجوئیٹوں اور انڈر گریجوئیٹوں نے ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل مشرقی بنگالہ سے نوکری کی درخواست کی ہی۔ جواب میں اُن کو پندرہ روپیہ ماہواری تیس روپیہ ماہواری پر نوکر رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہی +

ہوڑا۔ اسٹی برج بلب داس ایک ۱۶ برس کا لڑکا اپنی ۱۴ برس کی بیوی کو اُس کی عصمت پر شبہ کر کے مار ڈالنے کے جرم میں مسٹر عبدالقادر ڈپٹی مجسٹریٹ ہوڑا کے اجلاس میں ماخوذ ہی +

ملاپاڑا کی ایک مسلمان عورت اِس جرم میں ماخوذ ہی کہ اُس نے اپنی ایک کم سن بھتیجی کو ایک ادنیٰ قصور پر ہاتھ پاؤں باندھ کر دہکتی چھری سے مختلف مقامات پر داغا تھا +

ہابوگڈھ تحصیل ہاپڑ کے بازار میں ایک شخص دوست محمد خان نامی نے بندوق سے چار مردوں اور ایک عورت کو مار ڈالا۔ اور بعدہ خودکشی کر لی :: یہہ اُس کی بہتیجی کو بھگا دینے کی سازش میں شریک تھے +

راولپنڈی کے ہسپتال میں ایک زیر علاج عورت بچہ جن کر ایک کوزہ میں بند کر کے ڈاکٹر کی میز پر رکھ کر غائب ہو گئی تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے کوزہ کو دیکھا تو اُس میں مردہ بچہ پایا یہہ ناجایز کارروائی کا نتیجہ ہی +

لاہور۔ غلام محبوب سبحانی کی بیگم صاحبہ پر مسماۃ فتح بی بی نے لڑکی کے مار ڈالنے کا جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ اور وہ خارج ہو گیا تھا اب اُس کی نظر ثانی عدالت ڈویژنل میں کی گئی ہی۔ سماعت کے لئے ۲۹ جون قرار پائی ہی +

سہارنپور اور نکوڑ کے درمیان جو سڑک جاتی ہی اُس پر چند بیل گاڑیاں جا رہی تھیں ڈاکوؤں نے موقع پا کر گھیرا اور چار ہزار کے قریب مال لوٹ لے گئے۔ ایک لڑکا ایک بیل وان مارا گیا +

سلح خانہ فیروزپور کے دو افسر لنڈن میں پکڑے گئے ہیں جو پٹھانوں کے پاس ہتھیار بیچتے تھے۔ یہہ دونوں پنجاب میں لائے جائیں گے۔ اور یہاں اُن پر سنگین مقدمہ قایم ہوگا +

فیروزپور کے نابینا وکیل چندہ سنگھ کی طرف سے پنڈت گنپتی ہوتری پر جو دو سرا لائبل دہرم جیون مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء کے مضمون کی نسبت دائر تھا اُس میں عدالت سے ملزم کو پچاس روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید محض کی سزا ہوئی +

فیروزپور کے سلح خانہ کے چوری کرنے والوں میں لنڈن میں ایک اور صاحب پکڑے گئے جو آرمر سارجنٹ ہٹرودی ہیں۔ وہ بھی فیروزپور کے سامان جنگ کو سرحدی اقوام کے پاس بھیجنے کی امداد میں گردانے گئے +

جہلم میں اندیشہ ہی کہ اگر دریا کی طرف شہر کی دیوار کو مضبوط اور اونچا نہ کیا گیا اور اگلے سال پھر طغیانی ہوئی تو شہر کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ اب ہی سے دریا بڑے زور کے ساتھ شہر کیطرف آتا ہی۔ اور موجودہ دیوار طغیانی کو ذرا نہیں روک سکتی +

پولیس کے ظلم کا ایک مقدمہ ڈپٹی کمشنر گجرات کی عدالت میں دائر ہی دو یا تین ڈپٹی انسپکٹر اور سارجنٹ پھنسے ہوئے ہیں۔ دیوان دولت رام سرکار کی طرف سے اور دیوان نرنجن ناتھ ملزمان کی طرف سے وکیل ہیں +

کلکتہ سے خبر آئی ہی کہ گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہی کہ ڈاک خانہ کے اُن چٹھی رسانوں اور چپراسیوں وغیرہ کو جنکو ۱۲ روپیہ ماہوار سے کم تنخواہ ملتی ہی ۱۵۔ اگست سے ۳۱ دسمبر گذشتہ تک ۸ ماہوار معاوضہ گرانی غلہ ملے گا +

بقیہ روئداد

نمبر ۴۰ - رپورٹ سب کمیٹی صفائی درباره دیجانے ٹھیکہ چلانے چرسہ چاه موچی پوره بمقابلہ عـــہ روپیہ ماہوار مسمی سپرا کو جو کہ چرسہ لاؤں وغیره نامبرده کا ہوگا +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے +

نمبر ۴۱ چٹھی انگریزی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ بطلب عہ بابت طیاری نقشہ شہر +

تجویز ہوئی کہ عہ دئے جاویں +

نمبر ۴۲ - روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر درباره ملنے انعام کمپوڈر کو جو ملازم نہیں ہے بابت میلہ روشنی +

تجویز ہوئی کہ جس قدر آمدنی میلہ وصول ہوئی ہے وہ خرچ ہو گئی اب گنجایش نہیں مگر یہ اصول قایم ہونا نہیں چاہئے کہ پہلے نہیں دیا گیا اب بھی نہیں دیا جاویگا +

نمبر ۴۳ - عرضی تحصیلدار صاحب میونسپل درباره وصول محصول تلہ جھوٹھہ پر معہ رائے فنانشل سب کمیٹی تلہ جھوٹھہ پر محصول لیا جاوے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی فنانشل تلہ پر محصول وصول کیا جاوے +

نمبر ۴۴ چٹھی صاحب سول سرجن بہادر اسمی سکرٹری میونسپل کہ اکثر کاغذات دیر تک زیر تجویز رہتے ہیں

تجویز ہوئی کہ واسطے انتظام آینده کے اس باره میں خواجہ احسن شاه صاحب و صاحب سول سرجن بہادر و ماسٹر مولراج صاحب ممبران سب کمیٹی مقرر کئے جاویں اور قواعد مرتب کریں اون کے مطابق عمل ہو تا کہ آینده کارروائی میں دیر نہو +

باقی آینده

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں میں مسیحی ٹیچروں اور سنڈے سکولوں کے کام آتی ہیں۔

کتب تاریخ و جغرافیہ

دینی و دنیاوی تواریخ کا مجموعہ	اُردو	۱۲؍
یسوع مسیح کا احوال	″	۲؍ و ۸؍
تاریخ المسیح حصہ اول و دوم۔ مصنفہ مولوی عمادالدین صاحب حصہ اول		۲؍
تاریخ کلیسیا	اُردو	۲؍
کتاب مقدس کا احوال ہر دو حصہ اُردو فی حصہ ۲؍ ایضاً رومن فی حصہ		۲؍
خلاصہ تواریخ	رومن	۲؍
مسیحی دین اور کلیسیا کی تواریخ	″	عہ؍
قدیم تواریخ کا اختصار	″	عہ؍
جغرافیہ پاک کتاب	اُردو	۸؍
″ کنعان۔ اُردو ۳؍ شمس الجغرافیہ اُردو		۱؍

کتب لغت وغیرہ

کلید الکتاب	اردو	مصنفہ پادری ہاکنس صاحب	عٰہ؍
″	رومن	″	عٰہ؍
لغات پاک کتاب	″	۔	للعہ
تقدیس اللغات	″	۔	عہ؍
مفتاح التوریت	″	۔ ۲؍ باتصویر	۴؍
کوائف الصحائف	اردو	ڈاکٹر عمادالدین صاحب	۸؍
نورالد سیرۃ المسیح	″	۔	۴؍
″	رومن	۔	۸؍

یہہ کتابیں مسیحی خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور مسیحی مختلف زبانوں انگریزی اُردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے ✦

انارکلی لاہور

اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی ✦

اشتہار

مسیحیان ہند کو جو انگلستان کی کلیسیا سے متعلق ہیں واضح ہو کہ دعائے عمیم کی کتاب (اور ساکرمنٹوں کی ترتیب وغیرہ کی) یعنے پوری نماز کی کتاب بخط فارسی کلکتہ ایڈیشن کے مطابق۔ کلیسیا انگلستان کے عبادت خانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کتب خانہ میں موجود ہے قیمت بھی بہت کم کر دی گئی ہے عمدہ چھاپہ اور کپڑے کی جلد جس کسی کو خریدنا منظور ہو۔ چار آنہ قیمت بھیجکر سینٹ سٹیفن چرچ مشن بک ڈپو سے بابو جوزف مہتمم کتب خانہ سے منگوا لیویں۔ محصول بذمہ خریدار ہوگا ✦

المشتہر

پادری۔ ایس۔ ایس آلنٹ

کیمبرج مشن دہلی

ضرورت

ایک رڑکی کالج پاس شدہ اور تجربہ کار سب اوورسیر بمشاہرہ ۲۵ ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے لئے مطلوب ہے درخواست معہ نقول سندات حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئے ✦

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و وایس پریزیڈنٹ

ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور

اشتہار

مکان ڈاکٹر کرامت علی مرحوم واقعہ شہر لودیانہ محلہ بانگروان ۳۔ جون ۱۸۹۴ء یوم یکشنبہ کو بروقت ۷ بجے فجر نیلام کیا جاوے گا جس کسی کو خریدنا ہو تو موقعہ پر حاضر ہو کر بولی دیوے بروقت ختم ہونے بولی کے ۲۵؍ سیکڑہ مشتری نیلام سے فوراً لیا جاوے گا باقی ایک ہفتہ تک بصورت انحراف زر نیلام در بیعانہ ضبط ہو جاوے گا ✦

المشتہران

غلام رسول و حاجی بیگم وارثان مال

ڈاکٹر کرامت علی مرحوم

لودیانہ

مولویوں کا مقدمہ جس کا پچھلے پرچہ میں ذکر کیا گیا تھا باہمی مصالحت سے فیصل نہیں ہو سکا۔ تاریخ سماعت مقدمہ ۳۰ ماہحال مقرر تھی۔ جو کچھ عدالت سے فیصلہ ہوگا۔ آیندہ کو درج اخبار کیا جائے گا ✦

آجکل گرمی عالم شباب پر ہے۔ دن کو دس بجے سے پانچ چھہ بجے تک گرم لو چلتی ہے۔ اُمرا اور اوسط درجہ کے لوگوں کو ایسے وقت میں چھتری لگا کر بھی گھر سے باہر نکلنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مزدوری و گداگری پیشہ لوگ اس شدت کی دہوپ اور لو میں بیٹھے ہوئے صبح سے شام تک اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ پچھلی رات کو کسیقدر خنکی معلوم ہوتی ہے موسم خوشگوار ہے۔ کسی قسم کی وبائی بیماری کی شکایت نہیں سنی جاتی ✦

(تعداد پیدایش ۳۳ و تعداد اموات ۳۳)

پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایکمد والیلی کے اہتمام سے چھپا ✦